

# نیو کلیئر ٹرالی کا مسئلہ: ایک شخص آٹھ ارب کو کس طرح

## یر غمال بناتا ہے

دنیا غزہ میں ایک نسل کشی کو دیکھ رہی ہے۔ دسیوں ہزار لوگ مر چکے ہیں۔ پورے شہر زین بوس ہو چکے ہیں۔ بچے سیٹلاٹس اور اسماڑ فوزز کے سامنے بھوک سے مر رہے ہیں۔

اور پھر بھی۔ کوئی مغربی طاقت مداخلت نہیں کر رہی۔ نہ کوئی پابندیاں، نہ ہتھیاروں پر پابندی، نہ کوئی سرخ لکیر۔ صرف خاموشی، تاخیر، اور دوہرے معیارات۔

کیوں؟ کیونکہ اسرائیل ایک نیو کلیئر ہتھیاروں سے لیس باغی ریاست ہے۔ کیونکہ بخمن نیتن یاہو غیر مستحکم ہے۔ اور اقتدار میں موجود ہر کوئی اسے جانتا ہے۔ کیونکہ بندروں کے پچھے، اسرائیل سیمسن آپشن کا سہارا لے رہا ہے۔ اگر اسے کونے میں دھکیلا جائے تو عالمی تباہی کا خطرہ۔ اور کیونکہ مغربی رہنمای خوفزدہ ہیں۔

یہ غیر عملی کی اصل وجہ ہے۔ یہ نیو کلیئر ٹرالی کا مسئلہ ہے۔ کوئی خیالی تجربہ نہیں، بلکہ ہمارے دور کا اخلاقی بحران۔

## سیمسن آپشن: اسرائیل کی نیو کلیئر بلیک میلنگ

سیمسن آپشن اسرائیل کی طویل عرصے سے افواہوں والی قیامت کی تعلیم ہے: اگر اسرائیل کو وجودی شکست کا سامنا کرنا پڑا تو وہ ”مندر کو گردے گا“ دنیا پر۔

یہ اب ایک روک تھام کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہ ایک سفارتی ہتھیار ہے۔

متعدد انڈیلی جنس ذرائع کے مطابق (جن کے جائزوں کا حوالہ سابق اسرائیلی اور امریکی حکام نے دیا ہے)، اسرائیل نے کبھی بھی ایک نیو کلیئر ریاست سے متوقع سیفی گارڈز کو نافذ نہیں کیا:

- کوئی سول نگرانی نہیں
- کوئی ”دو کلیدی“ لائچ پروٹوکول نہیں
- کوئی عوامی تحمل کی تعلیم نہیں

اور بدتر یہ کہ: اسرائیل نے اپنے ہتھیاروں کا بڑا حصہ خفیہ چوری کے ذریعے حاصل کیا، بسمول 1960 کی دہائی میں امریکی سہولیات سے ہٹانے کے سینکڑوں کلوگرام افزودہ یورشیم۔ دنیا اسے جانتی ہے۔ اور دنیا اسے نظر انداز کر دیتی ہے۔

کیوں؟ کیونکہ اسرائیل نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ تعلیم میں صراحتاً اور سفارت کاری میں بالواسطہ: ہمیں روکو، اور ہم دنیا ختم کر سکتے ہیں۔

## نیتن یا ہو: ایک آدمی، ایک بُن

مغربی انگلی جنس ایجنسیوں نے طویل عرصے سے بخمن نیتن یا ہو کو نفسیاتی طور پر غیر مسٹحکم قرار دیا ہے۔ ایک ایسا شخص جو خوفزدگی، انتقام، اور خود تحفظ میں غرق ہے۔

- وہ فی الحال بد عنوانی کے الزامات میں مقدمے کا سامنا کر رہا ہے
- وہ ایک ایسی حکومت کی قیادت کرتا ہے جو کھلے عام فاشسٹوں اور مذہبی شدت پسندوں سے بھری ہوئی ہے
- اس نے بار بار باتی تباہی کی زبان استعمال کی ہے (مثال کے طور پر، عمالیق)
- وہ اپنی سیاسی اور قانونی بقا کے لیے لڑ رہا ہے

اسرائیل کی سیکیورٹی تعلیم اسے روکتی نہیں۔ اس کے نیوکلیئر ہتھیاروں پر کوئی بیرونی چیک نہیں ہے۔ اور اس کے عالمی حامیوں کے پاس کوئی منصوبہ نہیں کہ اگر وہ دنیا کو جلا دینے کا فیصلہ کرے تو کیا ہو گا۔

یہ فرضی نہیں ہے۔ سیمسن آپشن حقیقی پالیسی بن چکی ہے۔ نہ کہ سرکاری اعلان کے ذریعے، بلکہ سفارتی دھمکیوں کے ذریعے۔

پردے کے پچھے، نیتن یا ہو کی حکومت تقریباً یقینی طور پر مغربی رہنماؤں کو یہیغام پہنچا رہی ہے:

”ہم آپ کے کنٹرول سے باہر بڑھ جائیں گے۔ مداخلت نہ کرو۔“

اور وہ اس پر یقین کرتے ہیں۔ اسی لیے وہ نسل کشی کو بروادشت کرتے ہیں۔

## نیوکلیئر دھمکی سے محفوظ نسل کشی

مغربی رہنماؤں اس بات پر شک نہیں کرتے کہ اسرائیل جنگی جرائم کر رہا ہے۔ وہ یقین نہیں کرتے کہ یہ تناسب طور پر عمل کر رہا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ نسل کشی کے ثبوت زبردست ہیں۔

لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی بھی سنبھیڈہ مداخلت - پابندیاں، ہتھیاروں کی ترسیل کا خاتمہ، ICC کا نفاذ - نین یا ہو کو حد سے آگے دھکیل سکتا ہے۔

وہ پہلے ہی:- غزہ کو زمین بوس کرچکا ہے

- بچوں کو بھوکا مار دیا ہے

- پناہ گزین کمپوں، ہسپتاں، صحافیوں، اور امدادی قافلوں پر بمباری کی ہے

- لبنان، شام، اور ایران کو تناوبڑھانے کی دھمکی دی ہے

- ICJ کے احکامات کو مسترد کیا اور ICC کو حقارت سے نظر انداز کیا

اور اس سب کے دوران، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، اور دیگر صرف اخلاقی گریزیش کرتے ہیں۔

کیونکہ وہ اخلاقی زوال سے زیادہ نیوکلیٹر بد لے سے ڈرتے ہیں۔

یہ مصالحت نہیں ہے۔ یہ سیاروی پیمانے پر یہ غماں بنانا ہے۔

## باغی ریاست، عالمی خطرہ

ہر دوسری نیوکلیٹر طاقت کے بر عکس، اسرائیل اندھیرے میں کام کرتا ہے:

- کوئی معاهداتی ذمہ داریاں نہیں (NPT نہیں)
- کوئی معاونت نہیں (IAEA نہیں)
- کوئی حفاظتی تدابیر نہیں (کوئی PALS، کوئی دوہری کنٹرول نہیں)
- کوئی نگرانی نہیں (فوجی، سول نہیں، کنٹرول)
- کوئی قانونی تعلیم نہیں (اس کی سرکاری پالیسی خاموشی ہے)

امریکہ، اپنی تمام خامیوں کے باوجود، اب بھی درج ذیل کا تقاضا کرتا ہے:

- دو آدمیوں کا اصول
- اجازتی ایکشن لنکس (PALS)
- DEFCON پروٹوکول
- پینٹاگون اور کانگریس کی نگرانی

اسرائیل کے پاس ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ اور اسے کبھی ان کو نافذ کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ اس کے بجائے، یہ اخلاقی استثنائیت کے افسانے اور بدلتے کے خوف سے محفوظ ہے۔

یہ زمین پر واحد ریاست ہے جو ذمہ داری عائد کیے جانے کے لیے نیوکلیئر جنگ کی دھمکی دے سکتی ہے۔ اور اس پر یقین کیا جا سکتا ہے۔

## مصالححت دوبارہ۔ اگلی نسل کشی پہلے سے نقشه بند کی جا چکی ہے

مغربی رہنمایا اسکرپٹ کو جانتے ہیں۔

1930 کی دہائی میں، یورپ نے یقین کیا کہ ہتلر رک جاتے گا۔ رائن لینڈ کے بعد۔ آسٹریا کے بعد۔ چیکو سلوواکیہ کے بعد۔ ہر قدم پر، انہوں نے مصالحت کو چنا، امید کرتے ہوئے کہ اگر اسے تھوڑا سا اور علاقہ دیا جائے تو جنگ سے بچا جا سکتا ہے۔ وہ کبھی نہیں رکا۔

آج، وہی منطق کام کر رہی ہے۔ مغربی رہنمای غزہ کی تباہی کو دیکھ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ وہ ختم ہو جائے۔ وہ جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اور اب نیتن یاہو نے تصدیق کر دی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔

”محبھے لگتا ہے کہ میں ایک تاریخی اور روحانی مشن پر ہوں...“

”میں عظیم اسرائیل کے ورثن سے بہت وابستہ ہوں۔“

- بخجمن نیتن یاہو، 12 اگست 2025، دی ٹائمز آف اسرائیل

”عظیم اسرائیل“ شاعرانہ زبان نہیں ہے۔ یہ واضح طور پر اس زمین کی طرف اشارہ کرتا ہے جو پورے غزہ، مغربی کنارے، اور اردن، مصر، شام، اور لبنان کے کچھ حصوں کو شامل کرتی ہے۔ یہ قیاس آرائی نہیں ہے۔ یہ نظریاتی تعلیم ہے۔ جبے نیتن یاہو نسل کشی کی جنگ چھیڑتے ہوئے کھلے عام تصدیق کر رہا ہے۔

1930 کی دہائی کی طرح، مغربی رہنمایا کھاوا کر رہے ہیں کہ عزم رک جائیں گے۔ وہ نہیں رکیں گے۔

## افسانے سے خوف: مغرب کیوں لیور نہیں کھینچ سکتا

مغربی رہنمایا خوفزدہ ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ حقیقت سے۔ وہ اس سے ڈرتے ہیں جو انہوں نے فلموں میں دیکھا ہے۔

عقودوں سے، یہ ایک اسٹریجیک اصول رہا ہے کہ کوئی بھی نیوکلیئر تبادلہ سیاروی تباہی کو جنم دے گا۔ یہ عقیدہ، سرد جنگ کے نظریے میں جڑا ہوا، فلموں جیسے (WarGames 1983) میں گنجتا ہے، جہاں ایک لامع عالمی تحریم نیوکلیئر جنگ کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن دنیا اب اس طرح کام نہیں کرتی۔ اور مغربی انٹلی جنس اسے جانتی ہے۔

بندروازوں کے سچھے، اسرائیل کو بہت سے دفاعی تجهیز کاروں کی طرف سے پہلے ہی ایک بااغنی اداکار سمجھا جاتا ہے۔ جس کا نیوکلیئر استعمال ممکنہ طور پر محدود، مقامی، اور حکمت عملی ہو گا، نہ کہ عالمی طور پر قیامت خیز۔

وہ ریڈ یو ایکٹو فال آؤٹ سے بھی ڈرتے ہیں۔ ایسی تصاویر جو فلموں جیسے (On the Beach 1959) سے لی گئی ہیں، جہاں ایک نیوکلیئر تبادلہ زمین پر زندگی کے خاتمے کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن ایک بار پھر، یہ خوف بہت زیادہ مبالغہ آمیز ہے۔

یہاں تک کہ متعدد محدود نیوکلیئر حملوں سے بھی چرنوبول کے باعث ہونے والے عالمی تابکاری کی سطح کے قریب کچھ بھی خارج نہیں ہو گا۔

یہ حکمت عملی نہیں ہے۔ یہ غیر منطقی روک تھام کا تھیٹر ہے، جو سینماٹک کنڈیشننگ کے ذریعے اندر ورنی بنایا گیا ہے۔ اور ایک نیوکلیئر بااغنی ریاست کے ذریعے استحصال کیا جا رہا ہے۔

## پسپائی: تہذیب سے خوف کی طرف

عالمی جود کی جڑیں صرف سیاست نہیں ہے۔ یہ نفسیاتی ہے۔

ایک نوع کے طور پر، ہم ایسی شرائط کے تحت ترقی کر چکے ہیں جہاں طاقت کے سامنے جھنگنا اکثر بقا اور تباہی کے درمیان فرق ہوتا تھا۔ جب ہمیں دھمکی دی جاتی ہے، ہمارے جبلت ہمیں سب سے مضبوط کا ساتھ دینے کی ہدایت دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ طاقت غیر منصفانہ طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

اسرائیل اسے سمجھتا ہے۔ نیتن یاہوس کا استحصال کرتا ہے۔

بڑے سیما نے پر شدد کو ناقابل تسلیخ کی چمک سے گھیر کر۔ نیوکلیئر ہتھیار، امریکی تحفظ، باتبلی جواز۔ اسرائیل ایک گہری ارتقائی رد عمل کو متحرک کرتا ہے:

مضبوط کے خلاف مرا حمت نہ کرو۔ ہتھیار ڈال دو۔ زندہ رہو۔

لیکن تہذیب کا بنیادی اصول اس جلت کو غلبہ حاصل کرنا ہے۔

تہذیب اس لیے موجود ہے کہ کہے:  
< نہیں۔ مضبوط کو بغیر سزا کے قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کمزور قبل خرچ نہیں ہیں۔

ہر بار جب ایک رہنمایین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنے کے بجائے اسرائیل کی طاقت کے سامنے جھکتا ہے، وہ عالمگیر اصول پر قبائلی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے۔

اسرائیل صرف ایک قوم کو نہیں مار رہا ہے کہ طاقتور کو روکا جا سکتا ہے۔

## کپتان کا انتخاب: خوف پر اخلاقیات

اسٹار ٹریک: وو یجر کے پائلٹ اپی سوڈ "کیئر ٹیکر" کا اختتام کپتان جینوے کے ایک خوفناک انتخاب کے ساتھ ہوتا ہے: اپنے عمل کو محفوظ گھرو اپس کرنے کی اجازت دینا۔ یا ایک کمزور ایلین نسل کو تباہی سے بچانے کے لیے واپسی کا واحد راستہ تباہ کر دینا۔

وہ مؤخر الذکر کو چنتی ہے۔ وہ حفاظت پر اصولوں کو چنتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ اس سے اس کے لوگوں کو سب کچھ قربان کرنا پڑے گا۔

اسٹار فلیٹ کے کپتان۔ گرک، پکارو، جینوے۔ ہمیشہ سے اخلاقی جرأت کے علامات رہے ہیں۔ بار بار، وہ اپنے جہازوں، اپنے عمل، حتیٰ کہ خود کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ نفع کے لیے نہیں، قوم پرستی کے لیے نہیں، حفاظت کے لیے نہیں۔

بلکہ اس لیے کہ یہ درست کام ہے۔

یہ عمانوئل کانٹ کا حکم ہے:  
< "صرف اس اصول کے مطابق عمل کرو جسے تم ایک ہی وقت میں عالمگیر قانون بننے کی خواہش کر سکتے ہو۔"

دوسرے الفاظ میں: اخلاقی طور پر درست کام کرو، قیمت سے قطع نظر۔

یہ وہی ہے جو ہمارے رہنمائی میں ناکام ہو رہے ہیں۔

اور ایسا کرنے میں، وہ نہ صرف نسل کشی کی اجازت دے رہے ہیں۔ وہ عمل کے رہنمائی کے طور پر اخلاقیات کے خیال کو ترک کر رہے ہیں۔

## عمل کی دعوت: بولو، دباؤ ڈالو، ہتھیار ڈالنے سے انکار کرو

خاموش نہ رہو۔ غزہ کے بارے میں بات کرتے رہو۔ دنیا کو یاد دلاتے رہو کہ جو ہو رہا ہے وہ "تنازعہ" نہیں ہے۔ یہ تاریخ کے سامنے پھنسی ہوئی آبادی کا منظم خاتمه ہے۔

اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالتے رہو۔ انہیں بتاؤ کہ تم خاموشی کو دیکھ سکتے ہو، کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ واقعی کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ تشدید میں اضافہ نہیں، وہشت گردی نہیں، بلکہ اسرائیل کی نیوکلیئر بلیک میلنگ۔

ہاں، سیمسن آپشن حقیقی ہے۔ ہاں، نیتن یا ہو غیر مسٹحکم ہے۔ ہاں، عالمی رہنمای اس سے ڈرتے ہیں کہ اگر وہ اس کا مقابلہ کریں تو کیا ہو سکتا ہے۔

لیکن ہم وہشت گردانہ دھمکیوں کے سامنے اپنی اقدار کو قربان کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ نہ باغی گروہوں سے، نہ باغی ریاستوں سے۔

اگر ہم نیوکلیئر بلیک میلنگ کو ایک بار کامیاب ہونے دیں گے، تو یہ دوبارہ کامیاب ہو گا۔ اور اگر ہم اب خاموش رہے، تو ہم اس خاموشی کو ہمیشہ اٹھاتیں گے۔

تمہیں طاقت رکھنے کے لیے اقتدار میں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی آواز استعمال کرو  
- اپنا ووٹ استعمال کرو  
- اپنا پلیٹ فارم استعمال کرو  
- اپنا ضمیر استعمال کرو

تہذیب عظیم لمحات میں نہیں بچائی جاتی۔ یہ حقیقت بولنے کے روزانہ انتخاب میں بچائی جاتی ہے، یہاں تک کہ جب یہ خطرناک ہو۔ خاص طور پر جب یہ خطرناک ہو۔

نسل کشی کو روکنا ہو گا۔ بلیک میلنگ کو بے نقاب کرنا ہو گا۔ اور دنیا کو یاد رکھنا ہو گا کہ کسی چیز کے لیے کھڑا ہونا کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ غزہ صرف ایک میدان جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک اخلاقی آئینہ ہے۔ جو ہمیں بالکل دکھاتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ اور ہم کس بننے کے لیے تیار ہیں۔